یہ نائب ہیں زمانے میں شہِ مرداں کے جانی کے
جنابِ قطبِ عالم کے امورِ دیں کے بانی کے

تمہارا گھر ہے سورت میں خلیل اللہ کا گھر جیسا
وہاں ہوتے ہیں سب پورے جو حق ہیں میہمانی کے

سنی ہے وعظ میں ہم نے وہ تری گوہر افشانی
کہ جسکے آگے بکتے ہیں یہ موتی مول پانی کے

اُسے دیکھیں گے کس دن ہم مثالِ بدر وقتِ شب
رہیں گے کب تلک جھگڑے اَرِنی لَنْ ترانی کے

ہوئے ہیں کوہ بھی قائل تمہاری بردباری کے
یہ دریا معترف ہیں سب طبیعت کی روانی کے

گئے ہیں، دور تک چرچے ترے آفاقِ عالم میں
سخا کے، جود کے، فیض و عطا کے، مہربانی کے

یہ حرزِ جاں ہیں لڑکوں کے، مرادِ دل جوانوں کے
سہارے ضعفِ پیری کے، عصا ہیں ناتوانی کے

ورق پر دل کے کھینچا ہے تصوّر نے ترا نقشہ
نہ طالب ہم مصوِر کے نہ ہم محتاج مانی کے

ہماری آنکھیں طالب ہیں جمالِ شاہِ عالم کی
ہمارے کان عاشق ہیں شہِ دیں کی کہانی کے

ہیں لائق تین حرفوں کے جو دشمن ہیں شہِ دیں کے
نہ وہ واقف ہیں اول کے نہ وہ عالم ہیں ثانی کے

یہ شاعر تیری دعوت کے ستم کرتے ہیں اُردو میں
رکھیں گے طاق پر اک دن قصیدے ابن ہانی کے

یہ حکمِ حاکمِ حق ہے کہ داخل ہوں وہ جنت میں
جنھوں کے پاس ہوں رقعے علامت کی نشانی کے

فلک سے کام بر آئیں جہاں سے بہرہ ور ہوویں
تمتّع دے خدا اُن کو مزوں سے زندگانی کے

عجب سج ہے عجب دھج ہے حسام الدین صاحب کی برہان الدین
ہلالِ عید ابرو ہے مہِ کنعانِ ثانی کے